

# خلاصہ تقریر دلیپز

یہ تقریر حضرت پریمانیہؒ نے  
دارالعلوم انجمن اہل حق  
کے سالانہ جلسہ منعقدہ ممبئی میں کی

دارالعلوم انجمن اہل حق  
ممبئی

اندروائی کتب خانہ

رَبِّانَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَآلُكَ

حضرت پریمانیہؒ کی شاہکار

حضرت پریمانیہؒ کی شاہکار

یہ تقریر حضرت پیر صاحب نے  
دارالعلوم انجمن نعمانیہ  
کے سالانہ جلسہ منعقدہ دسمبر ۱۹۱۲ء میں کی

خلاصہ

# تقریرِ دلپذیر

رُبْدَةُ الْعَارِفِينَ عُمْدَةُ الْوَاصِلِينَ  
حضرت پیر سیّد مراد علی شاہ صاحب  
جسٹس نظامی گولڑوی سجادہ نشین گولڑ شریف

دارالعلوم انجمن نعمانیہ (سٹڈ) اندرون کشمیر لاہور 7660308



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آج سے 125 سال پہلے لاہور کے چند ممتاز علم اور مذہب دوست حضرات نے اہلسنت و جماعت کے ایک عظیم دینی ادارہ دارالعلوم انجمن نعمانیہ واقع اندرون نکسالی گیٹ لاہور کی بنیاد رکھی۔ ان کی محنت اور کاوش سے ادارہ دن بدن ترقی کی منازل طے کرتا رہا۔ کچھ ہی سالوں کے بعد جامعہ نعمانیہ سے دور دراز کے علاقوں سے سفر کر کے آنے والے طلباء قرآن کریم اور حدیث شریف کے علوم و معارف، تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، ادب، بلاغت، منطق و فلسفہ اور دیگر علوم و فنون کے زیور علم سے آراستہ ہو کر برصغیر پاک و ہند اور دیار مغرب میں دین اسلام کی تعلیم و تبلیغ میں مشغول ہو جاتے۔ جو طلباء اپنی تعلیم سے فارغ ہوتے ان کو رخصت کرنے کے لئے ان کے اعزاز میں سالانہ عظیم الشان جلسہ منعقد ہوتا جس میں انہیں دستار فضیلت اور اسناد دی جاتیں۔

جامعہ نعمانیہ کے سالانہ جلسوں کی روئیداد جامعہ کے کچھ رسائل سے ملی ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں پر اہلسنت و جماعت کے مشاہیر علماء کرام مشائخ عظام اور پیران طریقت کثیر تعداد میں تشریف لاتے رہے ہیں۔ صرف جامعہ کے پچیسویں سالانہ جلسہ کی مختصر رپورٹ نذر قارئین ہے۔

دسمبر 1912 کو پچیسواں سالانہ جلسہ منعقد ہوا اس وقت دارالعلوم انجمن نعمانیہ کو قائم ہوئے پچیس سال گزر چکے تھے۔ ہر سال جامعہ کا جلسہ تین دن ہوا کرتا تھا۔ اس سال چار دن مسلسل جلسہ ہوتا رہا۔ چاروں دنوں کے اجلاس بھرپور طریقے سے منعقد ہوئے اور علماء و سامعین کی بہت بڑی تعداد شریک ہوئی۔

جن علماء کرام نے خطاب فرمایا اور صدارتیں کیں ان میں پیر طریقت

بیاد  
إِمَامُ الْأَيْمَةِ سِرَاجُ الْأُمَّةِ سَيِّدُنَا إِمَامُ أَعْظَمُ أَبُو حَنِيفَةَ  
رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

خلاصہ تقریر	-----	قدوة السالکین زبدة العارفين حضرت
	-----	پیر سید مہر علی شاہ صاحب
	-----	گولڑہ شریف
اشاعت اول	-----	۱۹۱۲ء دسمبر
اشاعت دوم	-----	محرم الحرام ۱۳۳۵ھ / فروری ۲۰۰۳ء
ترتیب تصحیح	-----	حافظ محمد شاہ اقبال
کمپوزنگ	-----	words maker Lhr.
تعداد	-----	۱۱۰۰
صفحات	-----	۱۶

ملنے کا پتا

**دارالعلوم انجمن نعمانیہ**

اندرون نکسالی گیٹ، لاہور، فون: 7660308

رہبر شریعت، قدوة السالکین، زبدة العارفين حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ گولڑہ شریف، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا مفتی وحی احمد صاحب محدث سورتی (پہلی بحیثیت) حضرت علامہ مولانا ابو محمد سید دیدار علی شاہ صاحب الوری، حضرت علامہ مولانا مفتی حکیم سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی، حضرت علامہ مولانا مولوی مفتی ابوالعلاء امجد علی اعظمی صاحب صدر مدرس مدرسہ اہلسنت و جماعت بریلی شریف (مصنف بہار شریعت)، حضرت پیر طریقت رہبر شریعت جناب دیوان سید محمد صاحب سجادہ نشین پاک پنن شریف اور حضرت مولانا مولوی مفتی ولی محمد صاحب شمس العلماء جالندھر کے علاوہ کئی اور علمائے کرام کے خطابات ہوئے۔

چوتھے اجلاس کی ایک خاص بات یہ تھی کہ دارالعلوم جامعہ نعمانیہ کے علماء نے بڑی عرق ریزی کے ساتھ اہلسنت و جماعت کے لیے عموماً اور جامعہ ہذا کے اراکین و انتظامیہ کے لیے خصوصاً ایک عقائد نامہ تیار کیا جسے توثیق و تصدیق کیلئے اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی خدمت میں بریلی شریف بھیجا گیا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے ضروری ترمیم اور تصدیق کے بعد جامعہ ہذا میں واپس بھیجا۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے ترمیم شدہ عقائد نامہ کو آپ کے خلیفہ خاص مدرسہ بریلی شریف کے عظیم استاذ حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے جلسے میں حرفا حرفاً حاضرین کو پڑھ کر سنایا۔ بعد میں جامعہ کی انتظامیہ نے ”عقائد نامہ انجمن نعمانیہ“ کے نام سے طبع کروا کر تقسیم بھی کیا۔

اس جلسے کی ایک اور خاص بات یہ تھی کہ پیر طریقت رہبر شریعت اعراف العرفاء اکمل الکملاء حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب چشتی نظامی قادری سجادہ نشین آستانہ عالیہ گولڑہ شریف نے عالمانہ و صوفیانہ تقریر فرمائی۔ پیر صاحب کی تقریر ایسی

شانداز تھی کہ اس وقت کے اخبارات و رسائل نے حضرت پیر صاحب کی تقریر کو شائع کیا۔ جامعہ ہذا کی انتظامیہ نے بھی اپنے ماہانہ رسالہ میں حضرت پیر صاحب کی تقریر کا خلاصہ شائع کیا۔

ہمیں خوشی ہے کہ آج نوے سال کے بعد دوبارہ ہم پیر صاحب کی تقریر شائع کر کے اپنے اراکین اور قارئین تک پہنچانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں تاکہ اس دور کے عوام و خواص بھی اس تقریر کے فیوض و برکات سے استفادہ کر سکیں۔

جامعہ ہذا کی موجودہ انتظامیہ بھی اپنے اسلاف کی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے خدمت دین و ترقی و ترویج کی راہ پر گامزن ہے۔ گزشتہ سال تعلیمی انتظامات کے علاوہ تبلیغی مشن کے طور پر اپریل 2003ء میں عظیم الشان ”یوم امام احمد رضا بریلوی“ زیر سرپرستی صدر انجمن ہذا پیر سید محمد حسن شاہ صاحب منعقد کیا گیا۔ جس میں اہلسنت و جماعت کے سیاسی و مذہبی اکابرین وقت نے بھرپور طریقے سے شرکت فرمائی۔ بئز حضرت علامہ مولانا الشاہ احمد نورانی صدیقی صدر جمعیت علماء پاکستان و صدر متحدہ مجلس عمل پاکستان و صدر ورلڈ اسلامک مشن، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان و چیئرمین سنی سپریم کونسل و ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ، شیخ الحدیث مناظر اسلام حضرت صاحبزادہ والا شان پیر سید محمد عرفان شاہ صاحب مشہدی (بھکھی شریف)، حضرت مولانا ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان و ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ لاہور، حضرت مولانا مفتی محمد خان قادری صاحب پرنسپل جامعہ اسلامیہ لاہور، حضرت مولانا پیر زادہ اقبال احمد قادری اور مولانا قاری زوار بہادر جنرل سیکرٹری جمعیت علماء پاکستان صوبہ پنجاب کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء و عوام اہلسنت نے شرکت فرمائی۔



پھر اسی سال ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ تا ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ میں حضرت مولانا صاحبزادہ قاضی محمد مظفر اقبال صاحب رضوی ناظم دارالافتاء جامعہ ہذا کی سرپرستی میں چالیس روزہ دورہ تفسیر القرآن کی کلاس کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں اہلسنت و جماعت کے ممتاز عالم دین شیخ القرآن والحديث حضرت علامہ مولانا پیر محمد چشتی صاحب شیخ الحديث جامعہ معینیہ پشاور نے تدریسی فرائض سرانجام دیئے۔ اساتذہ و طلباء کی ایک بڑی تعداد نے تفسیر القرآن کی کلاس میں داخلہ لیا۔ جن کی رہائش طعام اور تعلیم کا انتظام بذمہ جامعہ تھا۔ افتتاحی کلاس میں تشریف لانے والے علمائے کرام میں شیخ الحديث حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب حضرت مولانا علی احمد سندھیلوہی صاحب حضرت مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی صاحب حضرت مولانا صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ صاحب حضرت مولانا صوفی محمد ارشد رضوی صاحب ناظم تعلیم جامعہ ہذا کے علاوہ عبدالستار غازی جنرل سیکرٹری جامعہ ہذا تھے۔ الحمد للہ بڑے احسن انداز میں ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ کو اس کلاس کا اختتام ہوا۔

موجودہ انتظامیہ جامعہ کی تعلیمی اور تعمیراتی ترقی میں دن رات کوشاں ہے۔ تعلیمی اخراجات کے علاوہ جامعہ کی پرانی اور بوسیدہ عمارت گرا کر نئی عمارت تعمیر کی جا رہی ہے۔ تعلیمی اور تعمیراتی اخراجات کو پورا کرنے کے لیے درمند اہل ثروت و فضل حضرات قدم بڑھائیں اور جامعہ کو جس چیز کی ضرورت ہے اس کی معاونت کر کے دآرین کی سعادتیں حاصل کریں تاکہ اسلاف اور بزرگان دین نے جو پودا ایک سو پچیس سال پہلے لگایا تھا اسے مزید ترقی دی جاسکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

### خلاصہ تقریر دلپذیر

عالی جناب حاجی الحرمین الشریفین اعرف العرفا کمل الکلماء

حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب چشتی نظامی قادری

مکڑہ شریف

بسم الله الرحمن الرحيم

مُبْسَحَانٌ مَنْ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ أُنْزِلَ فِيهِ "عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ" (التوبہ: ۱۲۸) وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَعِزَّتِهِ الْمُطَهَّرِينَ بِطَهَائِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَحْبَابِهِ "الَّذِينَ مَعَهُ إِشْدَادٌ عَلَى الْكُفَّارِ رَحْمَةٌ بَيْنَهُمْ" (الحج: ۲۹/۲۹) الْفَارَازَةُ مِنْهُ بِفَضْلِ جِسْمِهِ وَعِلْمِ عَيْنِهِ. فَأُولَئِكَ فِي اخِرِيَّتِهِ وَآخِرِيَّتِهِ فِي اَوَّلِيَّتِهِ. كَمَا أَنَّ ظُهُورَهُ فِي بَطُونِهِ وَبَطُونُهُ فِي ظُهُورِهِ بِسَبْتِنَا النَّبَوِيَّةِ فِي قَوْلِهِ "إِذَا أَرَادَ اللَّهُ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ" (تيسين: ۸۱/۳۷) وَالْوُجُودِيَّةِ بِقَوْلِهِ "فَيَكُونُ" (تيسين: ۸۱/۳۷) دَوَانَا مَعَ مَكَا مِنْ اِسْتِعْدَادِهَا فِي الْحَضَرَةِ الْعِلْمِيَّةِ حَوَائِثُهُ وَفَيْضُهُ الْاَلْفِدُسُ كَمَا أَنَّ وَجُودَاتِنَا مَعَ لَوْ اِحْقَاقًا فِي عُرْصَةِ الْعَيْنِ الْمُكْتَسَبِي كَسَاءً وَمَا نَزَلَهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ (الحجر: ۲۱/۱۵) فَيُضْئِلُ الْمُقَدَّسُ مِنَّا عَلَيْنَا لَا مِنْهُ كَمَا أَنَّ مِنْهُ لَا مِنَّا مَا لَنَا وَأَوَّلُ ظُهُورَاتِهِ حِينَ "الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى" (طہ: ۵/۲۰) كُنَّا فِي شَيْئَاتِهِ الْمُبَشَّرُ بِمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (الانبياء: ۲۱/۱۰۷) كَمَا



أَنَّ اِخْرَجَ حَمَّاهُ إِذْ مَا "يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ" (البقرہ) اَوَّلُ اِذْ نَابِهِ  
فَهُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرَهُ كَمَا أَنَّ اٰخَرَ  
بِحَالِهِمُ النَّبِيِّيْنَ ظُهُورُهُ وَمِنْ هُنَا اَمْتَنَعَ مِثْلَهُ وَنَظِيرُهُ لِأَنَّ اَوَّلَ  
لَيْسَ بِشَيْءٍ كَمَا أَنَّ الْاٰخِرَ لَيْسَ بِاَوَّلٍ فَاَمْتَنَعَ شَرِيكَ النَّبِيِّ عَزَّ  
اِسْمُهُ مِنْ اٰتِيهِ كَمَا أَنَّ عَدَمَ اِمْتِنَانِ نَظِيرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
حَيْثُ بَعْضُ صِفَاتِهِ وَظَاهِرٌ أَنَّ الْمُتَقَدِّرَاتِ غَيْرُ مُحِيطَةٍ  
بِالْمَعْلُومَاتِ فَاتَّضَحَ اَلْأَمْرُ بِأَوْضَحِ الدَّلَالَةِ لَا كَيْ يُغَيِّرُ مَدْخَلَ مَسْئَلَةٍ  
اِمْتِنَانِ الْكَذِبِ وَرَأْيَانِهِ اَللّٰهُمَّ اِرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْيَاءِ كَمَا هِيَ ۱

۱۔ پاک اور بلند ہے وہ ذات کہ اول ہے اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے اور اسے ہر چیز کا علم ہے۔ اور  
درد اور سلام اس استی پر جس کی شان میں نازل ہوا "عَزَّوَجَلَّ عَلَيْنَا مَا عِشْتُمْ" (گمراہ ہے اس پر وہ جو  
تمہارے لیے نقصان کا باعث ہو اور وہ نہایت خواہشمند ہے تمہاری بھلائی کا۔ رؤف و رحیم ہے مومنوں کے حق  
میں) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت اور عزت پر جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے ملے  
ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور احباب پر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت سے شرف ہیں۔  
نحت ہیں کفار پر اور مہربان ہیں باہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے استغاثہ سے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل  
جسم اور علم عظیم کی بدولت۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخریت میں اور آخریت  
اولیت میں مندرج ہے۔ جس طرح آپ کا ظہور بطون میں اور بطون ظہور میں مندرج ہے۔ ہماری استی کا  
ثبوت حق تعالیٰ جل شانہ کے قول "سَمِعْنَا" سے اور وجود ارشاد "فَيَكُونُ" سے ثابت ہے۔ ہماری ہمتیاں اللہ  
تعالیٰ کے علم قدیم میں اپنی عقلی استعدادوں کے ساتھ اس کے غیبی خزان اور فیض القدس میں حاضر ہیں۔ اور  
ہمارے خارجی وجود اپنے لوازمات کے ساتھ عالم دنیا کے میدان میں اندازہ الہی کے مطابق وجود کا لباس پہن  
کر اسی کے فیض مقدس سے قائم ہیں۔ پس اس کے فیض مقدس کا منشاء ہماری استعدادیں ہیں جو ہم پر ظہور  
پذیر ہوتی ہیں نہ کہ اس کی ذات پر۔ اس کا اولین ظہور استواری علی العرش ہے اور اس کی شان ثانی وہ ہے جس  
کی بشارت اس کے ارشاد "وَمَا ارْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ" (ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر عالم کے لیے  
رحمت) میں موجود ہے۔ اور اس کی آخری رحمت کا ظہور اس وقت ہوگا جب کہ اس کی اجازت کے بغیر اس  
کے حضور میں کوئی سفارش نہیں کرے گا۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق میں  
سب سے اول ہیں اسی طرح ان شفاعت میں بھی سب سے اول ہوں گے۔ باعتبار ظہور خادمی آپ خاتم  
النبیین ہیں اور اسی وجہ سے آپ کی شش اور نظیر ناممکن ہے کیونکہ جس طرح اول ثانی نہیں ہو سکتا جانی بھی اول

حد بے حد اس رب کریم و رحمان و رحیم کے لئے کہ جس نے بعد الوجود ہم کو  
اشرف مطالب اور افضل مراغب (یعنی علم) کی رہبانیت و اظہار فضیلت سے بقولہ  
تعالیٰ:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (الزمر: ۹/۲۹) وَقَوْلُهُ  
تَعَالَى: وَمَا يَفْعَلُهَا إِلَّا اَلْعَالِمُونَ (الاعنکبوت: ۲۳/۲۹) وَقَوْلُهُ تَعَالَى: اِنَّمَا  
يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (الفاطر: ۲۸/۳۵) وَقَوْلُهُ تَعَالَى: لِيُنْذِرَ اِيْمَانَهُ  
لَا يُوْاهِنُهُمْ اِنِّي عَلَيْنَهُمْ اَحَبُّ كُلِّ عَالِمٍ ممتاز فرمایا۔ اور درود بے حد اس رؤف و رحیم  
پر کہ جس نے اپنی مجسمہ رحمت و رافت اور مکملہ عنایت و شفقت سے بقولہ علیہ السلام:  
فَضَّلَ الْعَالِمَ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى اَذْنَاكُمْ رَجُلًا۔ علماء کی فضیلت ظاہر  
فرمائی۔

اس میں شک نہیں کہ شرف صفت بسبب شرف موصوف ہوا کرتا ہے اور علم مقابل  
جہل چونکہ صفات الہیہ و احیہ سے ہے لہذا الفضیلت علمی پر کوئی برہان قائم کرنے کی  
ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ حسن و قبح اشیائے شرعی ہو یا عقلی بہر کیف بیان مذکور بنا پر  
مسلک ہر دو فریق اہل نقل و عقل علمی فضیلت کے لئے کافی ثبوت ہے۔ چونکہ جمیع علوم کا  
احاطہ خارج از قدرت عہد و ناممکن ہے لہذا اہم العلوم و مہتمم بالشان علم یعنی علم دین کی  
طرف توجہ اولاً ضروریات میں سے سمجھی جاتی ہے۔ چونکہ اس اشرف الانواع "مہجور الوطن

(بقیہ حاشیہ) نہیں ہو سکتا۔ پس جس طرح اللہ تعالیٰ کا شریک ہونا من حیث الذات ممکن نہیں اسی طرح آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی ہونا من حیث الصفات ناممکن ہے۔ یہ امر واضح ہے کہ ہر معلوم الہی تحت قدرت نہیں جیسے  
کہ خود ذات و صفات واجب الوجود نہیں نتیجہ یہ نکلا کہ مسئلہ امکان و اعتبار کذب کی مداخلت کے بغیر حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم کی نظیر کا امتناع واضح و بالکل سے ثابت ہوا۔ الہی ہمیں حقائق اشیاء کا حق و کھلا دے۔

۱۔ تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان (کنز الایمان)

۲۔ نہیں سمجھتے مگر ہم دالے۔ (کنز الایمان)

۳۔ اللہ ہے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ (کنز الایمان)

۴۔ میں علم والا ہوں اور ہر علم والے کو پسند کرتا ہوں۔ (مترجم)

۵۔ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے سب سے اولی آدمی پر۔ (مترجم)



حضرت انسان کا اپنے اصل تک رسائی کا یہی ذریعہ ہو سکتا ہے نہ علوم عقلیہ حصہ۔ مثلاً مبداء فیاض حق سبحانہ تعالیٰ نے اس غریب مسافر سب سے پسماندہ و مجبور ترک وطن اصلی میں پہنچنے کے لئے ہدایت فرمائی کہ خبردار کہاں تو اور کہاں میں؟ کہاں ہستی اور کہاں نیستی؟ نابود کو کیا مجال ہے کہ بذات خود کچھ دکھا سکے یا حق مولا ادا کر سکے وہ خود ناچیز بغیر امداد و توفیق ہماری کے کیا کر سکتا ہے؟

اگر کچھ توفیق خدا داد کے بعد تم سے ہو سکے تو صرف اپنی کاروائی کو اکیلا ہر ایک شخص عابد حضرت سلطان یعنی ہماری عالی جناب میں مت پیش کرنا، کیونکہ ناقص اور رذی متاع بذات خود در صورت علیحدگی اس قابل نہیں ہوتا کہ حضرت سلطان میں پیش کیا جائے۔ البتہ اعیب پوشی کا ہم ہی تجھے ایک آسان راستہ بتاتے ہیں۔ اس معیوب اور رذی رخت اپنی کو عمدہ در ضمن جید و عمدہ متاعوں اور رشتوں کے ہمارے روبرو پیش کرو یعنی اپنی رذی اور ناقص عبادت و بندگی کو انبیاء و اولیاء و ملائکہ کی عبادت میں شامل کر کے بصدقہ جمع "إِسَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ" (ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ کنز الایمان) عرض کرو۔

ہماری شریعت منزلہ کا مسئلہ ہے کہ جب اجناس مختلفہ کو ایک عقد میں بیع کیا جائے اور پھر بعض اشیاء کا عیب ظاہر ہو تو اس صورت میں مشتری یا ہماری چیزوں کو واپس کرے یا سب کو رکھ لے نہ یہ کہ رذی کو واپس کرے اور اچھی کو رکھ لے جب بندے کے حق میں ہماری شریعت صرف رذی اور معیوب کے واپس کرنے کا فیصلہ نہیں دیتی تو سلطان الکمل و مولی الکمل کی شان خداوندی سے زیبا نہیں کہ رذی عبادت کو واپس کیا جائے بلکہ یہی زیبا ہوگا کہ سب کو منظور کیا جائے۔

حضرات سامعین! یہ ایک تمثیل بطور مشتم نمونہ خروار کیے از ہزار صرف اس غرض کے لئے پیش خدمت کر دی گئی ہے کہ یہ ثابت ہو جائے کہ بغیر علم دین و تعلیم شارع کے ایسے راستہ کا معلوم کرنا کہ جس سے اپنے خالق کی رضا حاصل کی جائے یا وطن اصلی تک پہنچا جائے ناممکن ہے بغیر علم کے انسان گویا مردہ ہوتا ہے۔ وَلْيَسْعَم

مَا قِيلَ

وَفِي الْجَهْلِ قَبْلَ الْمَوْتِ مَوْتٌ لَا يَخْلُجُهُ  
فَأَجَسَ أَمْهُمْ قَبْلَ الْقُبُورِ قُبُورٌ  
وَأَنَّ إِمْرَأَةً لَمْ يُحْيِي بِالْعِلْمِ مَيِّتٌ  
فَلَيْسَ لَهُ حَتَّى النُّشُورِ نَشُورٌ

جہل مرنے سے پہلے مردہ ہے۔ جہال کے اجسام گویا قبریں ہیں ظاہری قبور سے پہلے۔ اگر کوئی شخص علم سے بے بہرہ ہے تو وہ مردہ ہے نہ زندہ۔ قیامت تک وہ مردہ ہی ہے۔ (اس کے لیے زندگی نہیں ہے)

دینی علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ قَرِيبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ (التوبة: ۱۲۲/۹)

ترجمہ: تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں۔ (کنز الایمان)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں دو مجلسیں (۱) مجلس اہل ذکر (۲) مجلس تعلیم و تعلم کو ملاحظہ فرمانے پر ہر دو مجلس کے اہل پر خوشنودی ظاہر فرمائی اور سلسلہ تعلیم والے گروہ کو ڈاکرین پر ترجیح دی اور فرمایا کہ اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا مِثْلِي بِحِشِّيَّةٍ وَمَنْصُوبٌ مَعْلَمٌ مَبْعُوثٌ هُوَ اَهْلُوں۔ اور گروہ اہل علم کو شرف شمولیت بخشا۔ اور ان کے پاس جلوس فرمایا۔

یونس بن میسرور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:



كَهَ الْخَيْرُ عَادَةً وَالشَّرُّ لِحَاجَةٍ وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ (بھلائی عادت ہے اور شر لحاجت (ضد) ہے اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔ مترجم)

وایضاً خِيارُ اَمِيِّ عُلَمَاءَ هَا وَخِيارُ عُلَمَاءِ هَا فَقَهَاءُ هَا۔ بہترین امت علماء ہیں اور علماء سے برگزیدہ اہل فقہات وہم ہیں۔

آیت مذکورہ وحدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ اہل قرآن والہل حدیث میں سے برگزیدہ گروہ اہل فقہات وفقہائے کرام کا ہے۔ یعنی جن کو قرآن وحدیث میں سمجھ وفقہات ہو بخلاف خیال اہل زمانہ موجودہ کہ فقہاء کو مقابل اہل قرآن وحدیث ٹھیراتے ہیں۔

بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اَلتَّفَقُّهُ فِي الدِّينِ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ اَلَا تَعْلَمُوْا وَتَعْلَمُوْا وَتَفْقَهُوْا وَلَا تَمُوْنُوْا جُهَالًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ

مَا عِنْدَ اللَّهِ بِشَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ فِقْهِ فِي الدِّينِ۔ فَفِقْنِيْ وَاحِدًا اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ اَلْفِ عَابِدٍ۔ وَلِكُلِّ شَيْءٍ عِمَادٌ وَعِمَادُ الدِّينِ اَلْفِقْهُ۔ اَيْضًا اَلْعُلَمَاءُ وَرَكَّةُ اَلْاَنْبِيَاءِ هُوَ اَيْضًا۔ لِلْاَنْبِيَاءِ عَلَى اَلْعُلَمَاءِ فَضْلٌ دَرَجَتَيْنِ، وَاَلْعُلَمَاءُ عَلَى الشَّهَدَاءِ فَضْلٌ دَرَجَةً۔

۱۔ دین کی سمجھ اور فقہ حاصل کرنا ہر مسلمان کا حق ہے۔ خبردار! تم علم پر محو اور پڑھاؤ اور سمجھ بوجھ اور فقہ حاصل کرو اور جہالت کی سوت نہ مرو۔ (مترجم)

۲۔ دین کی فقہ اور سمجھ حاصل کرنے سے افضل اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز نہیں ہے۔ (مترجم)

۳۔ فقہ کا علم رکھنے والا ایک عالم شیطان پر ہزار عبادت گزاروں سے بھاری ہے۔

۴۔ ہر چیز کا ستون ہوتا ہے اور دین کا ستون فقہ کا علم ہے۔

۵۔ علماء انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔

۶۔ انبیاء کرام کو علماء پر دو درجے فضیلت ہے۔ اور علماء کرام کو شہداء پر ایک درجہ کی فضیلت حاصل ہے۔

سیدنا حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں:

اَلْعِلْمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ اَلْعِلْمُ يُخْرِسُكَ وَاَنْتَ تَحْرُسُ الْمَالَ وَالْعِلْمُ حَاسِمٌ عَلَيْكَ وَالْمَالُ مَحْكُومٌ عَلَيْهِ۔ مَاتَ خَزَائِنُ الْاَمْوَالِ وَبَقِيَ خَزَائِنُ الْعِلْمِ اَغْيَانُهُمْ مَفْقُودَةٌ وَاشْخَاصُهُمْ فِي الْقُلُوبِ مَوْجُودَةٌ۔

طالب علم دینی کا شان قولہ علیہ السلام: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَصْعُقُ اَخْبَحَتَهَا لَطَالِبُ الْعِلْمِ رَضِيَ كَمَا يَطْلُبُ۔ طلباء کو فن کتابت سے کافی حصہ حاصل کرنا ضروری ہے۔

قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَيْدُ وَالْعِلْمِ بِالْكِتَابِ۔ وَاَيْضًا اسْتَعْمَلْ يَدَكَ۔

کاتب کو اشکال حروف کی درستی اور ضبط بالنقطہ محل اشتباہ میں ضروری ہے۔ بروایات مختلفہ ثابت ہے کہ عربی زبان میں پہلا کاتب آدم علیہ السلام اور بعد طوفان نوح اسماعیل علیہ السلام ہیں۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلے کاتب متفقہ میں سے وہ لوگ تھے جن کے اسماء حسب ذیل ہیں۔ ابجد۔ ہوز۔ حلی۔ کلبن۔ سعفس۔ قرشت۔ یہ لوگ یمن کے بادشاہ تھے۔

۱۔ ترجمہ: علم مال سے بہتر ہے۔ علم تیری حفاظت کرتا ہے اور تو مال کی حفاظت کرتا ہے۔ علم حاکم اور مال محکوم ہے۔ مال دولت کے خزانے ختم ہو جاتے ہیں اور علم کے خزانے باقی رہتے ہیں۔ (مترجم)

۲۔ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ فرشتے (دینی) طالب علم کے پاؤں کے نیچے اپنے پر بچھاتے ہیں جب تک علم حاصل کرنے کے لئے راضی رہتا ہے۔ (مترجم)

۳۔ ترجمہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے علم کو لکھ کر قید کر لو۔ (مترجم) علم حاصل کرنے کے لئے اپنے ہاتھ کو عمل میں لا۔ (یعنی لکھ کر علم حاصل کر)۔ (مترجم)



اشکال حروف کو معمولی نظر سے دیکھنا نہ چاہیے۔ یہی اشکال الفاظ پر اور الفاظ معانی پر اور معانی امر مجمل باطن بسیط پر دال ہیں۔ اور وہی امر بسیط باطنی معانی بعد ازاں الفاظ بعد ازاں اشکال و نقوش سے ظاہر ہو رہا ہے۔ گویا عالم نقوش و الفاظ و معانی متکثرہ میں اسی کا ظہور ہے جس کی جلوہ گاہ باقی عوالم ہیں۔ بنظر اعتبار و تدبر جس عالم کو دیکھا جائے **هُوَ الْأَوَّلُ، هُوَ الْآخِرُ، هُوَ الظَّاهِرُ، هُوَ الْبَاطِنُ** کا درس ہو رہا ہے۔ عارف نے فرمودہ۔

نخستین بادہ کا درس جام کردند  
مزاجش عکس آن گفتم کردند

اس پر از جانب فقیر

بہر آنکہ غیرش نیست موجود  
زخود آغاز وہم انجام کردند

حضرات طلباء! آپ صاحبان میں سے کسی صاحب کو اگر جذبہ ازلی نے یہاں تک رسائی نصیب فرمائی تو پھر طبعاً خود بخود ہی نیاز مند کے پہلے سوال مجملہ سوالات مندرجہ ”رسالہ فتوحات صمدیہ“ متعلق لمیہ ترتیب حروف حقیقی الف ’ب‘ ت ’ث‘ الخ کا جواب منکشف ہو جائے گا۔

جملہ اہل اسلام پر بدلیل قولہ تعالیٰ:

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُخْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ. (البقرہ ۲/۲۷۳) ان فقیروں کے لئے جو راہ خدا میں روکے گئے۔ (کنز الایمان) طلباء علم دینی ہمارے متعلق بہ کی خدمت حسب توفیق واجب ہے۔

آخری معروض حضرات طلباء! آپ صاحبان نے حدیث شریف: **إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ** کو بخوبی سمجھا ہوا ہے اس کی تعمیل نہایت ضروری سمجھیں۔ مبادا کہ خدا نخواستہ نساؤنیہ (جہل مراد) منہی فی الاحادیث کی وجہ سے اس عروہ قصویٰ و

ربوڈ علماء سے گر جائیں اور بجائے حصول مرضاۃ خدا و رسول مورد مخط و غضب ہو جائیں۔ والسلام

”الراقم کمینہ ترین خلق اللہ خادم العلماء و فقراء  
عہدہ المذنب امید و اردعا اصحاب والا صفات المدعو

مہر علی شاہ گولڑوی حال وارد لاہور

بر مکان محبی و مخلص فی اللہ

بر خوردار غلام محمد کوٹھیدار ۱۵ محرم الحرام ۱۳۳۱ ہجری

## اعلانِ اپیل

دارالعلوم انجمنِ نعمانیہ میں نئے تعلیمی سال کا آغاز  
شوال المکرم ۱۴۲۴ھ بمطابق دسمبر ۲۰۰۳ء سے ہو گیا ہے۔  
حفظ و تائید و قرأت کے علاوہ درسِ نظامی کی کلاسوں میں

### داخلہ جاری ہے

خواہشمند طلباء داخلہ کے لئے رجوع کریں

جامعہ ہذا میں طلباء کی تعلیم و تربیت اور رہائش و طعام  
کے تمام اخراجات بذمہ جامعہ ہوتے ہیں۔ اہل ثروت اور  
مختیر حضرات سے پُر زور اپیل ہے کہ اپنے زکوٰۃ صدقات  
و عطیات سے جامعہ کی مالی معاونت کریں تاکہ ادارہ  
آپ کے تعاون سے خدمتِ دین باحسن وجوہ  
انجام دے سکے۔



# دارالعلوم انجمنِ لغمانیہ (جسٹڈ)

انڈرون کیسائی گیٹ لاہور

خالصتاً ایک دینی و مذہبی ادارہ ہے جہاں مقامی مسافر طلبہ کو **نفت** دینی و عصری تعلیم دی جاتی ہے، تعلیم خوراک اور رہائش کے تمام اخراجات جامعہ کے ذمہ ہیں جامعہ کی 125 سالہ پرانی عمارت گرا کر تین منزله **نئی عمارت تعمیر کی جا رہی ہے** ایک بلاک کی تعمیر مکمل کے مراحل میں دوسرے اور تیسرے بلاک کی تعمیر جاری ہے نئی تعمیر میں طلبہ کیلئے جدید سہولتوں کا خیال بھی رکھا گیا ہے نئی لائبریری کے علاوہ جدید کمپیوٹر لیب بھی بنائی جائے گی دین و ست اہل ثروت حضرات جامعہ کی تعلیمی و تعمیراتی ترقی میں **ہمارا ساتھ دیجئے اور دستے تعاون بڑھائیے**

انتظامیہ دارالعلوم انجمنِ لغمانیہ انڈرون کیسائی گیٹ لاہور